مسی قادیان کا آنحضرت پر اظہار کبر و ناز

قادیانیت (انگریزی) از۔ شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر

مترجم۔ مسعود الرحمٰن عبد الواحد نقیب، فیصل آباد

اہل دنیا نے بہت سے فاسق اور بد طینت لوگ دیکھے ہوں گے لیکن ایسے تمام بد فطرت لوگ بہرحال قادیانیوں کی "کمینگی" کے سامنے "ہیچ" ہیں کیونکہ قادیانی حضرات چغل خوری، ارتداد، غاصب نبوت، توہین انبیاءؑ و صحابہؓ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے جیسی "بدترین خوبیوں" سے "آراستہ" ہیں اور بے شک رب کائنات کا فرمان ہے کہ.....

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ..... اس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے۔ (سورہ انعام۔ ۹۴)

لیکن مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی کے اس حواری کو مسلسل اصرار ہے کہ.....

میں تمام انبیاء اور پیغمبروں سے افضل ہوں اس لئے مجھے آدم، شیعیت، نوح، ابراہیم، اسحاق، یوسف، اسمٰعیل، یعقوب، موسیٰ، داؤد اور عیسیٰ سے بھی پکارا گیا ہے۔ (حقیقتہ الوحی ص ۷۲)

اسے مزید زعم ہے کہ.....

مجھے وہ سب کچھ مکمل شکل میں عطا کیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے مختلف انبیاء میں منقسم تھا۔

بہرحال اس پر بھی بس نہیں وہ اپنے برطانوی آقاؤں کے اشارے پر (در ثمین ص ۲۸۷۔ ۲۸۸) امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی "ناپاک سعی" کرتے ہوئے کہتا ہے کہ.....

آنحضرت کے کل معجزے تین ہزار تھے جبکہ میرے معجزے دس لاکھ سے بھی زائد ہیں (تحفہ گولڑویہ۔ ۴۰۔ ۴۱)

علامہ مرحوم فرماتے ہیں کہ..... میری خواہش ہے کہ میں بتاؤں کہ "معجزات" سے اس کی مراد کیا ہے؟..... اگر معجزے سے مراد قوت مردی کی کمی کے باوجود بچوں کی کثرت تعداد ہے تو یقیناً مرزا غلطی پر ہے کیونکہ یہ معجزہ اس کا نہیں بلکہ اس کی بیوی کا ہے کہ اس نے ایک نامرد سے بچے پیدا کر دیئے

آیئے ذرا اس کے معجزے کی اصلیت دیکھتے ہیں

میرا دوسرا معجزہ یہ ہے کہ جب مجھے وحی کے ذریعے شادی کا حکم دیا گیا تو میں دل، دماغ، جسم کی کمزوری، پیشاب کی امراض اور اس سے بھی بڑھ کر " قوت مردمی میں کمی " کا شکار تھا اور جب میں نے ان بیماریوں کے باوصف شادی کی تو کچھ لوگ میری جسمانی و مردانہ کمزوری کے سبب کبیدہ خاطر بھی ہوئے کیونکہ میں ایک قریب المرگ انسان تھا نیز اس لئے محمد حسین بٹالوی صاحب نے مجھے خط لکھا تھا کہ تمہارا اس مخدوش حالت میں ارادہ نکاح درست نہیں۔ لیکن میرا معجزہ دیکھئے کہ اس ضعف اور علالت کے باوجود میرے ہاں ۴ بچے پیدا ہوئے۔ (نزول مسیح ص ۲۰۹ از غلام احمد)

اس بات کا تذکرہ بے محل نہیں کہ یہ غلام احمد کی دوسری شادی تھی اور وہ اس وقت ۵۰ سال کا بوڑھا انسان تھا اور بیشتر امراض میں مبتلا تھا لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ اس حالت کے باوجود اس کی جواں بیوی سے ۱۰ بچے تھے حالانکہ پہلی بیوی جس سے اس کی شادی ۱۵ یا ۱۶ سال کی عمر میں ہوئی تھی، سے صرف ۲ بچے تھے گویا عمر کے ساتھ ساتھ مرزا کی قوت مردمی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اور یہ بات قطعی طور پر میڈیکل سائنس کے اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ عمر کے ساتھ قوت مردمی میں کمی ہونا، مسلم ہو چکا ہے لیکن مرزا کے ہاں الٹ ہے وہ اپنے پہلے بیٹے کی پیدائش کے متعلق لکھتا ہے کہ .....

خدا شاہد ہے کہ مجھے بچوں کی کوئی خواہش نہیں اگرچہ یہ مجھے اس وقت عطا ہوئے جب میری عمر صرف ۱۵ یا ۱۶ سال تھی (الحکم۔ منقول از مکاشفات قادیانی مرتب از منظور قادیانی)

اپنے پہلے جانشین اور حواری نور الدین کو لکھتا ہے کہ .....

جب میری شادی ہوئی تو مجھے علم تھا کہ میں مکمل مرد نہیں ہوں (ماشاء اللہ! اس کے باوجود بچوں کی کثیر تعداد)

(مکتوبات احمدیہ ج نمبر ۵ ص نمبر ۱۴۵)

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

غلام احمد قادیانی اور اس کے ساتھیوں کی نظر میں یہ معجزہ ہو تو ہو لیکن ہم جیسے ختم نبوت پر ایمان و ایقان رکھنے والے اسے مرزا کی ذلت اور رسوائی تصور کرتے ہیں۔ اس بدنامی کے باوجود اس متبنی کی حماقت کا عروج دیکھئے کہ پھر بھی اپنا موازنہ اس پیغمبر ذی وقار سے کرتا ہے کہ جنہوں

نے چاند کو شق کر دیا تھا ' جنہیں درخت اور پتھر سلام کرتے تھے جس کی انگلیوں سے پہاڑ سے چشمے کی طرح پانی نکلتا تھا اور جن کی جدائی کے غم سے درخت کا ستون کسی اونٹنی کی طرح بلبلانے لگتا تھا۔ آیئے ذرا پیغمبر ذی شان کے چند معجزات کو دیکھتے چلیں۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ .....

اہل مکہ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ ہمیں یا نشانی دیکھائے تو آپؐ نے انہیں دو مرتبہ چاند شق کر کے دکھایا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابن بن مالکؓ کہتے ہیں کہ .....

ہم منیٰ کے مقام پر تھے کہ اچانک چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر پہاڑ کے اس طرف اور دوسری طرف گر گیا اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ " دیکھو گواہ رہنا " (بخاری ۔ مسلم ۔ ترمذی ۔ مسند احمد)

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ .....

میں مکے میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو مجھے اس وقت بھی سلام کیا کرتا تھا جبکہ مجھے ابھی نبوت کا تاج پہنایا نہیں گیا تھا اور میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔ (مسلم ۔ مسند احمد طبقات ابن سعد)

حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ .....

میں مکہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ قریبی علاقے میں گیا تو میں نے دیکھا کہ رستے میں آنے والے پہار اور درخت آنحضرتؐ پر سلام بھیج رہے تھے (ترمذی ۔ دارمی)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ .....

میں نے نماز عصر کے وقت دیکھا کہ لوگ وضو کے لئے پانی ڈھونڈ رہے تھے لیکن پانی کہیں نہیں تھا اتنے میں آنحضرتؐ ایک پیالہ لائے اور آپؐ نے اپنا ہاتھ اس پیالے میں رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ وضو کرو۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا پانی حضورؐ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا۔ جب سب نے وضو کر لیا تو پھر آپؐ نے وضو کیا اور اس وقت تقریباً تین سو آدمی تھے۔

(بخاری ۔ مسلم ۔ ترمذی ۔ موطا امام مالک ' طبقات ابن سعد ۔ مسند احمد ۔ دارمی)

درخت کے رونے کے متعلق انسؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ .....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لوگ ایک منبر لے آئے تو آپؐ اس پر بیٹھ گئے۔ اچانک وہ درخت ایک اونٹنی کی طرح بلبلانے لگا۔ آپؐ نے منبر سے نیچے اتر آئے اور اس کو چھوا تو وہ خاموش ہو گیا۔ (ترمذی)

غرض اس طرح کے بے شمار معجزات نبویؐ ہیں جو کہ اس جھوٹے "خود ساختہ معجزات" سے کہیں مقدس اور افضل ہیں لیکن یہ متنبی پھر بھی آنحضرتؐ پر اپنی برتری کے لئے ایک جگہ گویا ہوتا ہے کہ .....

آنحضرتؐ کے (نور) کی وجہ سے صرف ایک چاند گہنایا جبکہ میرے سبب دو چاند گہنا گئے۔ کیا اب بھی تم میرا انکار کرتے ہو (اعجاز احمدیہ۔ ص ۷۱)

"غلط فہمی" یا "خوش فہمی" کا شکار یہ احمق انسان یہاں دو چاندوں کے گہنا جانے سے مراد چاند اور سورج لیتا ہے یعنی اس کے "حسن" سے شمس و قمر تاریک ہو گئے۔ سبحان اللہ! اس دنیا پر اپنی "حماقت" ظاہر کرتے ہوئے ایک جگہ رقمطراز ہے کہ .....

اسلام ایک چاند کی طرح طلوع ہوا اور یہ بات تقدیر کی طرح اٹل ہو گئی تھی کہ یہ چاند "پر شباب" بھی ہو گا اور اصل میں اللہ نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ .....

ہم نے بدر کے چاند کے ساتھ تمہاری امداد کی ہے۔ (خطبات احمدیہ۔ ص ۱۸۴)

دیکھئے! کتنے پر فریب انداز سے یہ دشمن خدا، اس رسول معظم پر اپنی برتری جتا رہا ہے کہ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا تھا کہ ..... **ورفعنا لک ذکرک** ○ (اے نبی) ہم نے تمہارا ذکر بلند کر دیا ہے۔

اور اگر بغور دیکھئے تو اس کذاب نے ان قرآنی آیات کی تحریف کی ہے کہ .....

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر نعمتیں پوری کر دی ہے تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے۔ (مائدہ۔ آیت نمبر ۳)

علاوہ ازیں اس نے قرآن کے وہ مطالب لئے کہ جو خدا اور نہ ہی اس کے رسولؐ نے بیان کئے تھے بلکہ ۱۴۰۰ سال سے کسی بھی بزرگ، ولی، امام، مجتہد یا عالم نے ایسی تشریح نہ کی تھی گویا اس کا منصوبہ تھا کہ جس طرح یہود نے تورات و انجیل کو تبدیل کر دیا تھا اسی طرح (معاذ

اللہ) قرآن کو بھی بدل دیا جائے اور اسی منصوبے کے تحت یہ بہروپیا اسلاف صالحین اور پیغمبران اسلام سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی کرتا نظر آتا ہے۔ سو اس کے باوجود اگر قادیانی یہ چاہیں کہ انہیں ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرنا چاہئے اور یہ کہ انہیں کافر اور مرتد نہ گردانا جائے تو یقیناً یہ بدترین ناانصافی ہو گی۔ کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ جو شخص خود کو آنحضرتؐ سے بہتر خیال کرتا ہے یا ان کے خصائص میں تنقیص پیدا کرتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا ایسے لوگ جو غلام احمد قادیانی جیسے جھوٹے دجال کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی لغویات پر ایمان لاتے ہیں اور اس کو تمام پیغمبروں سے بلند مقام دیتے ہیں وہ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اسے ذرا ایک لعین قادیانی مبلغ اور اس متبنی کے دریدہ دہن ممدوح کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیا راگ الاپ رہا ہے .....

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر - ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

یہ بدمعاش یہ بھی لکھتا ہے کہ غلام احمد ان اشعار سے بے حد خوش ہوتے تھے۔

اب ذرا سوچیے! کہ یہ نغمہ سرا کون ہے اور کس کی نغمہ سرائی کی جا رہی ہے؟ اللہ کی ان لوگوں پر کروڑوں لعنتیں ہوں یہ لوگ "مقام پیغمبر" سے ناواقف ہیں آئیے ذرا "پیغمبر خدا" کو دیکھتے ہیں .....

یا یہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہرو الہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ○

اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور (نبی کو) بلند آواز سے نہ بلاؤ جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو تاکہ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال تباہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ (الحجرات - آیت نمبر ۲)

سوچیے کہ اس شخص کا کیا انجام ہو گا کہ جو ایک جھوٹے شخص کو محسن انسانیت پر فضیلت دیتا ہے۔ سو قادیانی بالکل مسلمان نہیں ہیں چونکہ وہ مرتد ہو چکے ہیں لہٰذا ان پر آنحضرتؐ کے اس فرمان کا اطلاق ہوتا ہے کہ ..... اگر کوئی دین سے مرتد ہو جاتا ہے تو اسے قتل کر دو (ترمذی)

ایک اور بدبخت لکھتا ہے کہ .....

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غلام احمد قادیانی کی نبوت کی صداقت کے لئے اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ان نشانوں سے ثابت ہو سکتی ہے اور بے شک غلام احمد میں تمام انبیاء کی " متبرک خوبیاں " مجتمع کر دی گئی ہیں۔ (الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

علامہ مرحوم فرماتے ہیں کہ ..... مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان " مقدس خوبیوں " سے کیا مراد ہے ؟ ..... اگر ان " متبرک خوبیوں " سے مراد سامراجیت کی خدمت ہے تو پھر واقعی کسی بھی نبی نے ایسی خدمات سرانجام نہیں دی تھیں اور یقیناً کوئی نبی بھی ان " خصوصیات مقدسہ " کا حامل نہیں تھا۔ اور اگر ان سے مراد نفرت ' کمینگی اور منافقت ہے تو بے شک تمام انبیاء ایسی خصلتوں سے " مبرا " اور " محفوظ " تھے اور پیغمبر خدا تو " مجسمہ عجز " تھے شیخی اور تکبیر جیسی خصلتیں آپ ؐ کے " مزاج مبارکہ " کے لئے تو جیسے اجنبی تھیں۔ علاوہ ازیں انبیائے کرام تو وہ نڈر ' بہادر اور سچے انسان ہوتے ہیں کہ جو اپنے ذاتی مفادات کے لئے نہ کبھی کسی کی خوشامد کرتے ہیں اور نہ ہی منافقت۔ ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہوتا۔ انہیں اپنے " ایمان کے اظہار " میں کسی قسم کا ڈر ' خوف یا عار نہیں ہوتا۔ اسی لئے تو کفار مکہ کو آنحضرت ؐ واشگاف الفاظ میں کافر کہتے ہوئے فرماتے تھے کہ .....

قل یا یھا الکفرون ○ لا اعبد ما تعبدون ○

(اے نبی) کہہ دو ! اے کافرو ! میں اسی کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہوو (کفرون ۔ ۱ ۔ ۲)

اس " انداز مخاطب" کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب ذرا اسی شیطان کو دیکھئے کہ کس طریقے سے ' کتنی نرمی کے ساتھ " ملحدانہ حکومت برطانیہ " سے مخاطب ہو رہا ہے کہ .....

میں اس خاندان کا چشم و چراغ ہوں جس پر حکومت برطانیہ کو بھرپور اعتماد ہے۔ افسران بالا اس کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دیے ہیں۔ اسی حکومت نے امن و آشتی کے لئے جو اقدامات کئے ہیں ان کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں بہرحال ہم نے (یعنی میں میرے بھائی اور میرے والد نے) اسی حکومت کی خوبیوں کو عام کرنے اور لوگوں کے دلوں میں

اس کے لئے وفاداری کے جذبات پیدا کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ (تبلیغ رسالت ۔ ج نمبر ۷ ص ۸ ۔ ۹)

قادیانی حضرات خود ہی بتائیں کہ کیا یہی وہ خوبیاں ہیں کہ جن کا "ذکر خیر" کیا جاتا ہے؟ جبکہ انبیا قتل ہو جاتے ہیں ' آگ میں کود جاتے ہیں ' جلا وطنی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں ' اپنی ملکیتیں ضبط کروا لیتے ہیں ' لیکن کبھی بھی نہ تو اپنے موقف سے پیچھے ہٹتے ہیں اور نہ ہی کسی بڑی سے بری پیشکش پر مصالحت کرتے ہیں۔ وہ نہ تو بادشاہوں کی غلامی قبول کرتے ہیں اور نہ ہی جابر حکمرانوں کے آگے جھکتے ہیں۔ وہ صرف خدا کے تابع ہوتے ہیں ....

فاصدع بما تومروا عرض عن المشرکین ○

پس (وہ سب کچھ) سچ سچ بیان کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا اور مشرکوں سے منہ موڑ لو۔ (الحجر ۔ ۹۴)

لیکن اس متنبی کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے یہ ساری زندگی انگریزوں کی اطاعت اور ان کے حکم کو "حکم الٰہی" متصور کرتا رہا۔ ایک جگہ لکھتا ہے کہ ....

میں نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ ' حکومت برطانیہ کی حمایت اور جہاد کی مخالفت میں صرف کیا ہے اور تمام مسلمانوں کو انگریزوں کا وفادار بنانے تک میں اپنی جدوجہد جاری رکھوں گا۔ (تریاق القلوب ۔ ۱۵)

مرزا کی اس حالت پر مولانا ظفر علی خاںؒ نے بالکل صحیح فرمایا تھا کہ .....

نصاری کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوت کا
اور ابطال جہاد ' انجاح مقصد کا وسیلہ ہے

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ شخص ساری زندگی جہاد کی تنسیخ کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا رہا تھا کیونکہ یہ اس کی لذت سے آشنا ہی نہیں تھا اور ویسے بھی اس جیسا خوشامدی اور منافقت و کمینگی سے لبریز شخص کیسے جہاد کی تعریف کر سکتا تھا جبکہ کائنات کے دلیر ترین انسانؐ کا فرمان ہے کہ .....

بہترین جہاد ' جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (ترمذی)

مرزا ایک جگہ لکھتا ہے کہ .....

اگرچہ آنحضرتؐ کی "درخشاں اکملیت" اپنی آخری حد تک پہنچ چکی ہے لیکن پھر بھی میری شخصیت اور میرے زمانے میں اس اکملیت کو "عروج" ملا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ۔ ص ۱۷۷)

اے شیطان ' دجال اور خبیث انسان ! تو تو آنحضرتؐ کے ادنیٰ سے امتی کی ہمسری کے لائق نہیں تو پھر کیسے تو خود کو آنحضرتؐ سے (نعوذ باللہ) افضل کہہ رہا ہے ؟ تو بتا تو سہی کہ تو اللہ کے حضور اپنے اس "کریہہ" دعوے کو کیسے ثابت کرے گا ؟ یقیناً تو ذلیل و خوار ہو گا۔ اے احمق انسان کیا تجھے علم نہیں کہ پیغمبر خدا تو وہ ہیں کہ جنہیں ساری کائنات پر فضیلت حاصل ہے اور وہ **وما ارسلنک الا رحمتہ اللعلمین** کے "تمغہ امتیاز" سے مزین ہیں۔ آپؐ تو کھلے دل اور فیاضانہ طبیعت کے مالک تھے کہ سب کچھ خدا کی راہ میں لٹا کر خالی ہاتھ گھر واپس آجاتے تھے اور جب ازواج مطہراتؓ آپؐ سے استفسار کرتیں کہ یا رسول اللہ ! آپ اپنے لئے کوئی چیز کیوں نہیں لائے تو آپ فرماتے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہو جائے گا اور جو اللہ کے ساتھ ہے وہ ہمیشہ رہے گا۔ پیغمبر خدا کی محبوب اور مقدس بیوی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ .....

نبیؐ کے گھرانے نے کبھی بھی مسلسل دو دن تک کھانا نہیں کھایا تھا۔ (شمائل ترمزی)

مشہور تابعی سماک ابن حرب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ .....

کیا تمہارے پاس تمہاری خواہش کے مطابق کھانے پینے کا سامان نہیں ہے جبکہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ رسول خدا تو کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتے تھے اور ان میں کوئی "بری خصلت" بھی نہیں تھی۔

لیکن اے شیطان کے چیلے ! تو اس کے برعکس لوگوں کی جیبوں پر (شمائل ترمذی) ہاتھ صاف کرتا رہا اور اپنے ہی ماننے والوں کی رقوم کو غصب کرتا رہا اور مشہور یہ کیا کہ یہ غریبوں کی امداد کے لئے زکوۃ اور خیرات اکٹھی کی جا رہی ہے۔

اور تو تو انگریزی طریقے سے تیار شدہ کھانے یعنی بھنے ہوئے مرغ 'کبوتر 'گوشت 'کوفتے ' کباب اور بریانی جو کہ تجھے دور دور سے بھیجے جاتے تھے ' ضمیر کی خلش محسوس کئے بغیر ہڑپ کر جاتا تھا۔ یورپ سے درآمد شدہ سور کی چربی پر تیار شدہ کیک لمحے بھر میں تیرے معدے کی زینت بن جاتے تھے۔ (سیرت مہدی ۔ ج نمبر ۲ ص ۱۳۲ ۔ ۱۳۵)